

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۱۸ استمبر ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۸

بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	״
فارقلیط	״
حضرت محمد	״
انجیل شریف کی صحت و درستی	״
اسماءِ الٰہی	״
خدا کے دس حکم	״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	״
مسیح یا محمد	״
نماز	״
سچا اسلام	״
قرآن	״
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	״
یسوع مسیح	״
سورہ فاتحہ	״
ہمارا شافع کون ہے	״

اثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	״
انصاف کا دن	״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر

سلسلۂ اصلاح

اصلاح تمدن	۳ر
اصلاح زراعت	۶پائی
اصلاح اخلاق	۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۶پائی
شادی کی بابت خیالات	״
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کلنگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶پائی
״ ״ پنجابی اُردو حروف	״
״ ״ رومن اُردو	״
״ ״ گورمکھی	״

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	ار
״ مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار
״ لوقا کی انجیل پر ״	ار
״ یوحنا کی انجیل پر ״	ار

مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا	عہ۸ر
حل مشکلات حصہ اوّل	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	عہ۸ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۴ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح	۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر
ابن حور اُردو ۸ر ـ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریق دعا	۴ر
شعاعِ نور حصہ اوّل و دوم	۵ر
طیطس یا رفیقِ صلیب	۸ر



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۱۲ ستمبر الہ آباد۔ پاونیر کا ایک تار لنڈن سے مورخہ ۱۰ ستمبر کا راوی ہے کہ اب اس میں کوئی شک باقی نہیں رہا کہ جرمن مغرب سے مشرق کو حرکت کر رہا ہے۔ ٹائمز ایک معتبر مخبر سے اقتباس کرتا ہے جو ہو ورسے انگلینڈ پہونچا ہے کہ میں نے بدھ اور جمعرات کے روز فوجی قطاریں دیکھیں اور سپاہیوں کو باتیں کرتے سنا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلجیم اور فرانس میں تھے اور روسی سرحد کو جا رہے تھے۔

۱۱ ستمبر لنڈن۔ پیرنگا میں ایک خبر شایع کی گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشرق کی طرف سے جرمن دریائے ایل پر مرکوز ہو گئے ہیں۔ جہاں سے انھوں نے مشرق کی جانب حرکت شروع کر دی ہے۔ اور مسوریں جھیلوں بار بڑے بڑے دستوں میں روانہ ہو رہے ہیں۔ روسی بڑھی ہوئی فوج مشرق کی جانب پیچھے کو ہٹ رہی ہے۔ مگر دشمن کے مبادل کو قبضہ میں کر رہی ہے۔

۱۱ ستمبر لنڈن۔ ایک پیٹرو گریڈ (یعنی سینٹ پیٹرز برگ) کی خبر سے روشن ہے کہ آسٹروی لیسار بڑی بے ترتیبی اور خوف زدہ ہو کر بھاگ رہی تھی۔

۱۲ ستمبر لنڈن۔ روسیوں نے شہر ٹوماس زوف کو سر کر لیا ہے۔ اور آسٹروی فوج کی اس لیسار کو کاٹ ڈالا ہے۔ جو ٹوماس زوف اور روسکا کے درمیان مشغول کار تھا۔

۱۱ ستمبر لنڈن۔ جاپانی جنرل روسی صدر مقامات کے عملداروں کے ساتھ بہت جلد ملجانے والا ہے۔

۱۳ ستمبر الہ آباد۔ لنڈن ایک تار جو پاونیر کو پہنچا بتا رہا ہے کہ محکمہ جنگ سے خبر ہے کہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کے ہاتھوں میں جو ہمارے اسیر ہیں ان سے اچھی طرح سے سلوک کیا جا رہا ہے۔

۱۲ ستمبر الہ آباد۔ ۱۰ ستمبر لنڈن کا ایک تار جو پاونیر کو موصول ہوا ہے مظہر ہے کہ ہوس آف کامنز میں مسٹر سیموایل نے اعلان کیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے برطانوی قوم کی مہمان نوازی بلجیم کے مجروحین کے پیش کی ہے ان کے لئے لنڈن کے ہوسٹلوں میں عارضی قیام منظور ہوا ہے۔

۱۲ ستمبر الہ آباد۔ محکمہ جنگ کے ایک اعلان میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ سبکدوش شدہ افسران جن کا درجہ لفٹنٹ کرنل سے نیچے اور جن کی عمر ۵۵ سال سے نیچے ہو۔ اور اس سے اوپر کے درجہ والے جو ساٹھ سال کی عمر سے نیچے ہوں وہ محکمہ جنگ سے خط و کتابت کریں اور محکمہ جنگ یہ بھی بتاتا ہے۔ ان میں سے بعض کو جنگ کے بھیجنے کی بابت مقرر کیا جا رہا ہے

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشہور و معروف چینی برگیڈیئر وائٹ وولف قتل ہو گیا ہے۔

لاہور میں جب سے ہیضہ شروع ہوا ہے اب تک ۲۹۲ وارداتیں اور ۲۲ اموات واقع ہوئی ہیں۔

تازہ بوقت

۱۱ ستمبر لنڈن - اٹلی کی نقل و حرکت اب مکمل ہوگئی ہے - جرمن کی فوج جو بلجیم سے نکل رہی ہے - وہ غالباً اس لئے ہے کہ آسٹریا اس وقت روس اور سرویہ کا شکار بنا ہوا ہے - اور اب اُس کو امداد کی ضرورت ہے یہ تو ظاہر ہے کہ جرمن کی امداد بہت دیر بعد آسٹریا کو پہونچی -

۱۲ ستمبر شملہ - ذیل کی خبر مورخہ ۱۱ ستمبر ۹ بجکر ۱۰ منٹ بوقتِ شب سکرٹری آف سٹیٹس کی طرف سے ویسرائے کو پہونچی - دشمن کل برابر پسپا ہوتا رہا - اور قدرے بے ترتیبی کیساتھ سائینس کے مشرق کی جانب پیچھے کو ہٹتا رہا برطانوی فوج نے دشمن کی کئی توپیں اور بہت سامان رسد اور ۱۵۰۰ اسیران جنگ پر قبضہ کرلیا تعاقب بڑے زور شور سے ہو رہا ہے -

۱۱ ستمبر لنڈن سکوپن ہیگن سے خبر ہے کہ جرمن جدید مقاموں سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری فوج جو پیرس کے مشرق کو اور دریائے میران سے عبور کرگئی تھی تاکہ دشمن کا تعاقب کرے اس پر میوکس اور مونٹ میرل کے درمیان بمعہ اعلیٰ افواج پیرس سے مقابلہ کیا گیا - اہل جرمن نے اپنے مخالفین کو دو دن کی سخت جنگ میں مشغول رکھا - اور فتح بھی حاصل کی لیکن چونکہ نئی اور مضبوط مخالف فوج کی اسیرگی کا اعلان کردیا گیا تھا اس سے جرمنی جناح پیچھے ہٹا لیا گیا - ساتھ ہی اس کے یہ بھی خبر ہے کہ جرمن فوج ورگوں کے مغرب میں برابر لڑتی رہی - لورین اور وسجز میں حالت غیر متبدل ہے - مغرق میں جنگ - از سر نو جاری ہوگیا ہے - شہنشاہ ولیم اور اس کا عملہ کسمبرگ میں مقیم ہے - ہز مجسٹی اور عملہ کی حفاظت رات کے وقت ہوائی جہازوں سے ہوتی رہی -

۱۱ ستمبر فرانس میں جو جرمن نے نقصان اُٹھایا ہے - اُس کی خبر سے اٹلی میں بڑا اضطراب پیدا ہوگیا ہے -

۱۲ ستمبر - ایک سرکاری خبر سے جو گذشتہ رات کے گیارہ بجے شایع کی گئی تھی معلوم ہوتا ہے کہ لیسار پر ہماری کامیابی زیادہ خصوصیت کے ساتھ ہے - ہم میرن کے شمال میں اور سوئے سنس اور کمپنی کی صحت کو بڑھتے چلے جارہے ہیں - اہل جرمن بہت سا سامان جنگ - دیگر اشیاء اور بے شمار قیدی اور زخمی ہمارے قبضہ میں چھوڑ کر چلے گئے - ہم نے ایک اور جھنڈا گرفتار کرلیا ہے - برٹش فوج نے گیارہ توپیں اور بہت سا سامان اپنے قبضہ میں کرلیا - برٹش نے ۱۲ سو سے ۱۵ سو تک اسیراں جنگ گرفتار کرلئے -

اہل جرمن ارگون میں تاحال واپس نہیں گئے - ہماری فوج اگرچہ پانچ دن تک خوب لڑتی رہی تو بھی تعاقب کرنے کا اُس میں تاحال دم باقی ہے - لورین اور وسجز میں بھین کی بابت بہت کچھ خبر نہیں ہے -

۱۲ ستمبر لنڈن - رائٹر کا کارسپانڈنٹ جو لگتی میں ہے - کہتا ہے کہ میرن کی وادی کیساتھ ساتھ جو جنرل کلکس کی فوج پسپا ہوتی رہی اُس میں برٹش فوج نے نمایاں کام کئے - برٹش فوج پیرس کے جنوب مشرق سے بڑے زور کے ساتھ دھاوا کرتی رہی - اور آگے بڑھتی رہی - توپخانہ نے نمایاں کام کیا - اور جرمن کے جو لوگ مارے گئے وہ ابھی تک زمین پر منتشر پڑے ہیں -

مسٹر ولیم میکسویل فرانس سے تار دیتا ہے کہ اگر جرمن گھر کو واپس چلے جاویں تو یہ معجزہ ہی ہوگا - وہ کہتا ہے کہ پیرس کا کوئی محاصرہ نہ ہوگا - اور گورنمنٹ وہاں فوراً واپس آسکتی ہے -

۱۱ ستمبر لنڈن - بلجیم کی فوج اہل جرمن کو فرانس میں جانے سے روک رہی ہے - بلجیم کی فوج نے دشمن پر اڈنارڈ رینائیس اور کورٹائے میں حملہ کیا -

۱۳ ستمبر لنڈن - انٹورپ میں جو نیم سرکاری شب کو خبر شایع کی گئی اس سے واضح ہوتا ہے کہ انٹورپ اور لیمبرگ کے صوبجات دشمن نے قریباً بالکل خالی کردیئے - اہل بلجیم ٹرمونڈے میں پھر جاکر آباد ہوگئے ہیں - اہل جرمن نے ایک زغہ میں آکر سخت نقصان اُٹھایا - اور سر توڑ بھاگ گئے - ایک جرمنی دستہ فوج گھنٹے سے اڈنارڈ کی طرف بڑھتی ہوئی رات کے وقت پیچھے ہٹ گیا - مگر اُس پر حملہ کیا گیا اور اُس کو جنوب کی طرف بھگا دیا گیا - بلجیم کی میدان جنگ کی فوج نے جرمنیوں پر حملہ کیا اور ۱۱ ستمبر کو شہر ایرشاٹ فتح کرلیا اہل بلجیم ۱۱ تاریخ کو برابر آگے بڑھتے رہے اور ہمارا توپخانہ خصوصاً ہماری توپوں نے سخت نقصان دشمن کا کیا

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام الٰہی میں نمو کی قابلیت

نمو یا بالیدگی زندگی کی نشانی ہے۔ یہی بالیدگی اور نشوونما کلام الٰہی میں بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی زندہ کلام ہے۔ اور اسی سے انسان کے اندر زندگی آتی ہے۔ کلام الٰہی کا خاص مقام انسان کا دل ہے۔ اور وہیں وہ اگتا اور بڑھتا ہے اور پھلدار ہوتا ہے۔ زبور نویس اسی لئے کہتا ہے کہ میں نے تیرے کلام کو اپنے دل کے اندر چھپا رکھا ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۱) استثنا کی کتاب میں کلام الٰہی کی بابت بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ چنانچہ ۳۰:۱۴ میں مرقوم ہے کہ کلام تیرے نہایت ہی نزدیک تیرے منہ میں۔ تیرے دل میں ہے اور یہی بات رومی ۱۰:۸ میں مکرر لکھی گئی ہے کہ "یعنی یہ وہی کلام ایمانی ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں" اور پھر ا تھسلنیکیوں ۲:۱۳ میں لکھا ہے کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ جیسا حقیقت میں ہے خدا کا کلام جان کر قبول کیا۔ اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے والا دل اُس کے اُگنے کی جگہ ہے اور وہیں وہ پھل بھی لاتا ہے دل میں اس کو نہ رکھنا اور پھر اس سے تاثیر اور پھل کی اُمید کرنا ایسا ہے کہ کھانا نہ کھانا مگر کھانے سے سیری کی اُمید رکھنا۔ کلام کی بابت کلسی ۳:۱۶ میں ہمیں یہ نصیحت دی گئی ہے کہ "مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو۔ اور کمال دانائی سے آپس میں تعلیم اور نصیحت کرو" یعنی ایماندار دل ہی میں خدا کا کلام کثرت سے بستا ہے۔ ایمان وہ رشتہ یا بندھن ہے جس سے کلام انسان کے اندر بستا ہے۔ اور جس قدر زیادہ اور مضبوط ایمان ہوگا۔ اسی قدر زیادہ اور کثرت کے ساتھ کلام انسان کے دل میں بسیگا اور اسی قدر زیادہ زندگی سے کلام نکلکر آدمی کے دل میں اور پھر زندگی میں ظاہر ہوگی اور اُس سے آبحیات کی ندیاں جاری ہو جائینگی۔ پھر خداوند مسیح نے بیج بونے والے کی تمثیل میں فرمایا ہے "کہ بیج خدا کا کلام ہے۔ اور کہ بونے والا کلام بوتا ہے"۔ بیج ہے بیج حقیقت میں حقیر سی چیز نظر آتی ہے۔ اگر اس میں زندگی نہ ہو کیونکہ زندگی ہی وہ چیز ہے جو پھل کو اُگاتی ہے۔ بڑا سا ہرا بھرا خوشنما بوٹا یا درخت بناتی۔ پھلدار کرتی۔ قیمتی قرار دیتی۔ اور اُس کے استعمال کرنے والے کو فرحت اور تازگی قوت اور سیری دیتی ہے اسی طرح سے کلام الٰہی بھی زندہ کلام ہے کہ جب وہ ایمان کے ذریعہ سے انسان کے دل میں بویا جاتا اور روح القدس کے پانی سے سینچا اور مسیح کی آتش محبت کی حرارت سے گرم کیا جاتا ہے تو وہ خوشنما اور بڑا سا پھلدار درخت بنجاتا ہے۔ جس کی قدر خدا اور انسان کی نظروں میں بہت ہی ہوتی ہے۔ اور خود ایماندار کو اُس سے فرحت اور تازگی اور قوت اور سیری ملتی ہے۔ کلام الٰہی کے بڑھنے کا ذکر رسولوں کے اعمال ۶:۷ میں بڑی عجیب طور پر بیان ہوا ہے "اور خدا کا کلام پھیلتا رہا۔ اور یروشلم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھ گیا۔ اور کاہنوں کا بڑا گروہ اس دین کے تحت میں ہو گیا"۔ یہاں سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ کلام مقدس کی بے شمار جلدوں کا شائع ہو جانا ہی در اصل کوئی بڑی بھاری بات نہیں ہے۔ اور اس ہی سے ہی کچھ فائدہ نہیں کہ کلام کی جلد ہماری الماریوں میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجی ہوئی ہوں۔ مگر جب ایمان کے ذریعہ دل میں قبول کیا جاتا ہے۔ تبھی وہ اُگتا اور پھل لاتا اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہی نشانی ہے کہ کلام الٰہی زندہ اور بڑھنے اور پھل لانے والا ہے اور یہ اُس کے کلام الٰہی ہونے کی دلیل اور ثبوت ہے۔

گناہ گناہ کا سوال ایسا لازمی اور قابل غور ہے جس کی طرف سے اغماض کرنا کو دین دونیا کو جواب دے دینا ہے۔ یہ سوال کہ گناہ کیا ہے اور اس کے نتائج کیا ہیں؟ اس سے بچنے کے وسائل کیا ہیں؟ اور اسی قسم کے دیگر سوالات بنیادی امور ہیں۔ جنکا تعلق علم الٰہیات۔ علم النجات علم مجلس۔ علم اخلاق اور انجیل کی منادی سے نہایت ہی گہرا اور نزدیکی ہے۔ جب تک کوئی گناہ کی بابت نہ جانے تب اِن باتوں سے بھی اُسکو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو ان علوم مذکورہ بالا کی کچھ ضرورت ہی نظر نہیں آتی۔ انجیل میں گناہ کی بابت بہت زور دیا گیا ہے اور ساری حقیقت واضح طور پر بیان کر دی گئی ہے۔ طرح طرح سے اور مختلف الفاظ سے اور مختلف تماثیل سے اس کی بُرائی اور بُرے نتائج ظاہر کر دیئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن سے بچنے کی بھی نہایت مفید اور اعلےٰ اور یگانہ تدبیر بتائی گئی ہے۔ آؤ ہم اس

وقت صرف گناہ کی بابت چند امور پر غور کریں۔

گناہ کی بابت پولس رسول کی تعلیم

یوں تو انجیل میں اور اس کے ہر حصّہ میں گناہ کی بابت بڑی تفصیل کیساتھ ذکر آیا ہے۔ مگر جس قدر وضاحت اور شرح وبسط سے پولس رسول نے اس کا ذکر کیا ہے اس قدر شاید کسی نے گناہ کا بیان نہیں کیا۔ چنانچہ گناہ کی حقیقت کے بیان کرنے میں صرف رومیوں ہی کے خط میں اس نے دس عام الفاظ درج کئے ہیں وہ یہ ہیں

(۱) ہامرتیا کل ۵۸ مرتبہ اور صرف رومیوں کے خط میں ۴۸ دفعہ آیا ہے۔ اور اس سے مُراد ہے نشانہ سے چوک جانا۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ ایک اصول ہے مگر غلط۔

(۲) ہامرتیما۔ یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہے۔ اور اس سے مطلب ہے کہ گناہ ایک عمل ہے۔

(۳) پَیرابسس۔ پانچ مرتبہ آیا ہے۔ لفظی یہ ہیں کہ ایک خط کے ساتھ ساتھ تو جانا۔ مگر عین اس کے مطابق یا اس پر نہ جانا۔ یا تجاوز کرنا۔

(۴) پرپٹوما۔ پندرہ مرتبہ آیا ہے اور لفظی معنی ہے لغزش کھانا۔ گر پڑنا۔ سچائی اور راستی سے بھٹک جانا۔

(۵) آدیکیا۔ بارہ دفعہ بمعنی ناراستی

(۶) آسیبیا۔ چار دفعہ۔ ناخدا ترسی۔ بے دینی خدا کی عزت نہ کرنا۔

(۷) آنامیا۔ چھ دفعہ بے شرعی۔

(۸) اکتھارسیا۔ نو دفعہ۔ ناپاکی۔ پاکیزگی کا عدم

(۹) پَیراکوے۔ دو مرتبہ۔ جس کے معنی ہے نافرمانی۔

(۱۰) پلانے۔ گمراہی۔ غلطی۔

علاوہ ان عام اصطلاحات کے پولس رسول متفرق گناہوں کے بارہ میں خاص خاص اصطلاحات بھی استعمال کرتا ہے۔ جن میں سے اکیس الفاظ رومی ۱: ۲۹ سے ۳۱ تک میں پائے جاتے ہیں۔ ۲۱-۳ × ۷، اور اس سے گناہ کی بابت وہ مکمل تعلیم ہے۔ جہاں تک غیر اقوام کی پہونچ ہوئی ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو پولس متفرق شخصی گناہوں کے بیان کرنے کے لئے مثلاً شہوانی مجلسی۔ اخلاقی اور مذہبی گناہوں کے بتانے کے لئے بیسیوں الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ پولس رسول گناہ کو تاریخ انسانی میں ایک حقیقت اور امر واقعہ تصوّر کرتا ہے۔

نیز رسول اپنے بڑے بڑے خطوط میں گناہوں کا ایسے طور پر بیان کرتا ہے۔ جو اقوام میں مروج تھے۔ اور اب بھی ویسے ہی ہر اقوام میں مروج پائے جاتے ہیں۔ مثلاً رومی ۱: ۱۸ سے ۳: ۲۰ تک میں وہ اسبات پر بحث کرتا ہے کہ یہودی اور غیر یہودی ہر دو گناہ میں گرفتار اور ایسے کمزور ہیں کہ اصلی راستبازی تک ان کی رسائی ہو ہی نہیں سکتی۔ ان ابواب میں گناہ کی ایسی کامل اور پوری تصویر اتاری ہے جس کا بیان نہ صرف بائبل ہی میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ یونانی اور رومی اور دیگر اقوام کی مذہبی علم ادب میں بھی ملتا ہے۔ اور وہ تصویر جیسی کہ اس وقت غیر اقوام کے اندر گناہ کی دکھائی دیتی تھی ویسی ہی آج نظر آرہی ہے۔ اور یہ تصویر ایسی صاف اور مکمل ہے کہ گناہ کی حقیقت سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کی برائی اور نفرت انگیز اور ہیبتناک نتائج سے کوئی اغماض کر سکتا ہے۔

پرندہ شماری

انسانوں کی مردم شماری تو ہمیشہ ہی اور ہر ملک میں ہر معین عرصے کے بعد ہوا ہی کرتی ہے۔ مگر اب ایک امریکن اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ موسم بہار میں وہاں کے صوبجات متحدہ میں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے پرندوں کا شمار کیا جائیگا۔ وہاں کا محکمہ زراعت جس کی زیر نگرانی یہ کام عمل میں آئے گا۔ تمام پرندوں کے عاشقوں کو اس کام میں شامل ہونے اور مدد دینے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ اس پرندہ شماری کا منشا یہ ہے کہ شکار محفوظ رکھا جائے۔ یہ پرندہ شماری ۳۰ مئی سے شروع ہوگی۔ ۳۰ جون میں اس کا آخری نتیجہ برآمد ہو جانے کی توقع کیجاتی ہے۔ اس کام میں ابتدءً کل ملک کے اندر ۳۵۰ کارکنان شامل کار ہوں گے۔ مگر اس کام میں والنٹیروں کی بھی امید کیجاتی ہے۔

ریویو

بالک شکشا ہندی زبان میں ایک ٹریکٹ ہے جس میں بچوں کو تعلیم دینے کا طریق بتایا گیا ہے۔

کرسچین لٹریچر سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتی ہے۔ قیمت ۲/

مراسلات

مذہب عیسوی کی تاثیر

ہمارے پیارے رہبر و شافی خداوند یسوع مسیح نے ایک بار تعلیم دیتے ہوئے آسمان کی بادشاہت کی مثال خمیر سے دی تھی کہ جس طرح تھوڑا سا خمیر رفتہ رفتہ تمام آٹے کو خمیر بنا ڈالتا ہے اسی طرح مذہب عیسوی (آسمان کی بادشاہت) بھی بتدریج ہر مذہب اور ملت کے لوگوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔

اور درحقیقت اس میں سرمو فرق نہیں۔

کیا ہندوستان کی تمام سلف زدہ ناشائستہ اور پست حال قوموں کا عروج پر پہونچنا۔ آریہ سماج سناتم دھرم برہمو سماج وغیرہ کا ہند میں قائم ہونا۔ ہندؤوں کا ذات پات کے بندھن سے دست بردار ہوتے جانا۔ اونچ اقوام کی قدر کرنا۔ مختلف لغویات اور مشکوک اصولوں سے کنارہ کشی کرنا۔ عورتوں کو تعلیم دینا۔ غریبوں کی امداد کے لئے یتیم خانے کھولنا۔ جابجا کلب قائم ہونا۔ چھوت کے بھوت کا بھاگتے ہوئے نظر آنا وغیرہ کیا اسبات کا نظری ثبوت نہیں ہے؟

اگر ذرا نظرِ تعمق سے دیکھا جائے۔ تو سارہی حقیقت کھلجائے گی۔ اور معلوم ہوجائیگا کہ یہ سب مذہب عیسوی ہی کا کرشمہ ہے۔

جناب مسٹر ساگر چند ہندؤوں کو اشتعالک دینے کے لئے مذہب عیسوی کی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے ۲۴ جولائی کے پرچہ سوداگر (میرٹھ کے اخبار) میں یوں رقمطراز ہیں۔ (جس کا بیان کوکب ہند بھی کرتا ہے)

"بھائیو تم لڑکوں کے لئے ہندو اور مسلمان اسکول جگہ جگہ کیوں قائم نہیں کرتے۔ اپنی لیکچر بازی کو چھوڑ کر اپنے بھائیوں کی خدمت کرنا شروع کرو۔ جگہ جگہ اسکول قائم کرو۔ کسانوں کو مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری سے پیداوار بڑھانا سکھاؤ اپنے لڑکوں کو ولائیت بھیجکر موجودہ زمانہ کی سائنس کے کرشمے ہند میں بھی پھیلاؤ۔

مغربی زبانوں سے تمام مفید کتابوں کے ترجمے کرکے اردو ہندی۔ ناگری وغیرہ میں شائع کرو۔ عورتوں کو تعلیم دو۔ ورزش کرنے کے لئے اکھاڑے بناؤ۔ اونچ ذاتوں کو اودھار کرو.... اب ظلم کرنا چھوڑ دو۔ غریبوں کے حقوق اب اُن کو واپس کردو جب تک کہ غریبوں اور مسکینوں پر ظلم کرتے رہوگے خدا کا قہر تمہارے سر پر رہیگا"

ساگر چند صاحب مذہبی جوش میں بھر کر اور طیش میں آکر سب کچھ تو کہ گئے۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ وہ کیا شئے ہے جس نے اُن کو ان تمام باتوں کے تحریر کرنے پر مجبور کیا۔

بیشک یہ مذہب عیسوی کا اثر ہے۔

آج اس ہند کے درمیان لاکھوں ہندو اور مسلمان ایسے پڑے ہوئے ہیں جن کے دل اُن کو اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور کرتے اور قائل کرتے ہیں کہ بے شک مذہب عیسوی سچا اور حقیقی دین ہے۔ لیکن تس پر بھی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد سے باز نہیں آتے۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ جب ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کو دیکھکر جلتے تھے۔ اور آج گلی گلی ہندوستان میں اتفاق اتفاق کی پکار ہورہی ہے۔ چنانچہ لاہور کے اخبار آزادی کا خاص کام یہی ہے۔ کہ وہ ہندو اور محمدی بھائیوں میں اتفاق کی روح پھونک دے۔

اے میرے عزیز محمدی دوستو آپ کے قرآن شریف میں تو کافروں سے تعلق تک رکھنا قطعی منع ہے لیکن پھر بھی اُن سے میل کرنے پر آمادہ ہو۔ کیا اب بھی انجیل شریف کی تاثیر کی نسبت کچھ شک ہے؟

اے صاحبو ذرا نظر انصاف سے دیکھو تو کہ انجیل شریف نے تمہاری بہبودی کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

اب آخر میں اس ہیچمیرز ہیچمدان کی یہ دعا ہے کہ خدا وہ دن جلد لاوے جبکہ ہندوستانی اپنی ضد سے باز آکر خداوند مسیح کو قبول کریں۔ آمین ثم آمین۔

الراقم

کالون سنگھ ولفنی از لکھنؤ۔

مباحثہ

شہر دہلی میں آریوں اور عیسایوں کا مسئلہ
آواگون پر مباحثہ
اخبار مسافر آگرہ کا سفید جھوٹ۔

گذشتہ سے پیوستہ

واضح ہو کہ پہلے مباحثے میں مہاشے جنا داس جی نے مسٹر پورٹر کے پہلے تیسرے اور چوتھے سوالوں کا جواب دینے کی ذرا بھی جرات نہ کی ادھر اُدھر کی فضول باتیں بناتے رہے۔ دوسرے اور دہ دیں سوالوں کے بہت ہی پوچ اور کمزور جواب دیئے۔ جبکہ مسٹر پورٹر نے اپنی معقول تقریر سے کاٹ دیئے۔ سچ تو یہ ہے کہ پنڈت جی کے لب خشک ہو گئے تھے۔ اور کوئی جواب نہیں بن پڑتا تھا۔ دوسرے سوال کے جواب میں پنڈت صاحب مسٹر پورٹر سے کہنے لگے کہ کیوں صاحب آپ کو جب آپ ماں کے پیٹ میں تھے کچھ خبر ہے۔ آجکل آپ نے جو جو کام کئے اور کسی سے باتیں کیں یاد کہ اسی طرح سے پچھلے جنم کی بات یاد نہیں رہتی مسٹر پورٹر نے یہ کہہ کر جواب دیا کہ کیا جب انسان یاد رکھنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے۔ تو سرکار عدالت کے بیت بھی بھول جاتا ہے اور کیا بڑے بڑے واقعات بھی یاد نہیں رہتے کیا قید خانے سے واپس آکر چور اپنے کئے ہوئے فعل اور بھگتی ہوئی سزا کو بھول جاتا ہے۔ کیا جیسا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۳ میں لکھا ہوا ہے۔ روح کی ذاتی صفت یاد رکھنے کی جاتی رہتی ہے۔ آخر کار پنڈت جی کو مجبوراً اقرار کرنا پڑا کہ چور کو قید سے واپس آکر یاد رہتا ہے۔ اگر یاد نہ رہے تو پھر چوری کیسے کر سکتا ہے۔ مسٹر پورٹر نے فرمایا کہ جب یاد رہتا ہی تو بتایئے کس کس جونی میں آپ نے سزا بھگتی ہے۔ جواب ندارد ہے۔ پھر مہاشے جنا داس جی نے پانچویں سوال کا جواب یوں دیا کہ ابدی نجات اس لئے نہیں ہو سکتی کہ انسان کے محدود زمانے کے کرم ہوتے ہیں۔ اس لئے محدود ہی وقت کی سزا اور جزا ہونا انصاف ہے۔ اگر ہمیشہ کے دوزخ اور بہشت میں پاتما انسانی روح کو ٹھونس دے تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ مسٹر پورٹر نے بڑی معقول دلیلیں اور نظیریں دے کر ابدی نجات کو ثابت کیا۔ مثلاً مسٹر پورٹر نے کہا کہ فرض کرو کہ ایک لڑکا اتفاق سے کوٹھے پر سے گر پڑے اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو کیا ایک پل یا ایک منٹ کے فعل کی خاطر ہمیشہ کے لئے لنگڑا نہیں ہو جاتا ہے یا اگر اپنی شرارت سے آنکھ پھوڑ بیٹھے تو کیا ایک سیکنڈ کے فعل کے کارن ہمیشہ کے لئے اندھا یا کانا نہیں ہو جاتا ہے۔ یا اگر خودکشی کرے تو ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے نہیں چلا جاتا ہے یا اگر کوئی شخص ۱۵ برس کی محنت میں ایم۔ اے کی سند کو حاصل کرے تو سرکار سے ہمیشہ کے واسطے اس کو سند نہیں ملجاتی ہے۔ یا پنڈت جی کسی محدود وقت تک کے لئے یعنے ۱۵ یا ۲۰ سال کے لئے صرف سرکار سند دیتی ہے۔ اور کہہ دیتی ہے کہ پھر الف۔ بے سے شروع کرو اور ایم۔ اے جا کر پاس کرو کیا ایک ڈپٹی کمشنر جج اور مجسٹریٹ کو کسی مجرم کے عمر قید کرنے یا دائم الحبس کرنے کا پورا اختیار حاصل نہیں ہے۔ کیا آپ نے ہشتم قیدی نہیں دیکھے اور نہ سنے ہیں۔ بھلا جب انسان اپنی مرضی کا مختار اور مالک ہے چاہے ہزار نیکی کرے چاہے ہزار بدی تو خدا جو انسانوں کا خالق کیا وہ اپنی مرضی کا مختار اور مالک نہیں ہے۔ انسان کو ہمیشہ کی سزا و جزا دے۔ پھر نجات محدود اور لا محدود کرموں پر نہیں ہے۔ بلکہ خدا کے فضل سے ملتی ہے۔ اور وہ اپنے دیئے ہوئے انعام کو پھر چھین نہیں لیتا۔ قاعدہ ہے کہ انسان ادنیٰ درجے سے کمال کی طرف ترقی کرتا ہے۔ مگر ہمارے آریہ بھائی کمال سے گرا کر پھر الف۔ بے سکھانا چاہتے ہیں پھر تو پنڈت جی کو ذرا گنجائش نہ رہی کہ اس سوال میں کچھ دخل دیں۔ صرف یہی کہتے رہے کہ میں نے سب کے جواب دیئے ہیں اور بس۔ ناظرین اخبار ذرا غور کیجئے۔

دوسرے اور تیسرے مباحثہ میں جب مسٹر پورٹر نے اپنے پہلے سوال پر کئی بار بہت زور دیا تب مہاشے جی نے فرمایا کہ میں جواب تو دے چکا ہوں اب مثال سے سمجھو فرض کرو کمہار مٹی اور چکر ڈنڈے یعنے چاک شروع میں ہیں کمہار نے گھڑا بنایا اور ٹوٹ گیا۔ اس نے پہلے بنایا اور ٹوٹ گیا پھر اس سے پہلے بنایا۔ اور ٹوٹ گیا۔ اور یوں ہی برابر چلا جاتا ہے۔ یعنے سلسلہ انادی ہے۔ مسٹر پورٹر نے فرمایا کہ ٹھیک ہے یہ تینوں یعنے کمہار مٹی چکر ڈنڈ ازلی ہیں لیکن مہربانی سے یہ بھی تو بتلایئے کہ پہلا برتن یعنے گھڑا جو بنا ہے کیا وہ بھی ازلی ہے؟ کیا فاعل اور فعل ساتھ ساتھ بھی ہوا کرتے ہیں۔ یا آگے پیچھے علت اور معلول آگے پیچھے ہیں یا ساتھ ہی ساتھ۔ معمار پہلے ہے یا مکان بڑھئی پہلے ہے یا میز اور کرسی گھڑا پہلے ہے یا مٹی۔ گیہوں پہلے ہے یا روٹی۔ کمہار پہلے ہے یا گھڑا۔ آخر مجبوراً مہاشے جی کو تسلیم کرنا پڑا کہ گھڑا ازلی نہیں ہے



لیجئے پنڈت جی نے حال ہی صفائی سے اقرار کر لیا کہ گھوڑا ازلی نہیں ہے۔ اب مسٹر پورٹر کا یہ سوال پنڈت جی پر قائم ہے کہ جو ازلی نہیں ہے اُس کا کبھی نہ کبھی شروع لازمی ٹھہر یگا۔ پس بتائیے کہ کن کرموں سے اُس کا شروع ہوا ہے۔ اب دیکھیے پنڈت جی بغیر کرموں کے انسان وحیوان وغیرہ کا شروع کیسے ثابت کرینگے۔ آخرش پنڈت جمنا داس جی اتنے گھبرا گئے کہ صفت اور فعل کو ایک ہی بتانے لگے۔ اور بنانے والے کی ذاتی صفت گھوڑے یا بنی ہوئی چیزیں داخل کر کے دکھلانے لگے۔ اور مادہ مفرد کہنا شروع کر دیا۔ ان سب باتوں پر مسٹر پورٹر نے بڑی لاثانی تقریر کی اور ستیارتھ پرکاش سے حوالے دے کر ثابت کر دیا کہ صفت اور فعل ایک بات ہرگز نہیں ہو سکتی اور نہ مادہ مفرد ہے بلکہ مرکب اور نہ بنانے والے کی ذاتی صفت بنی ہوئی چیزیں داخل ہوا کرتی کیونکہ ذاتی صفت موصوف سے کبھی جدا نہیں ہوا کرتی ہے۔

آخرکار پنڈت جی اتنے خفا ہو گئے۔ کہ عیسائیوں کے خدا کو مداری کہہ بیٹھے۔ اور فرمایا کہ عیسائیوں کا خدا علیم کُل نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ مداری جتنا کھیل یا کام کرتا ہے۔ جس کا کچھ نتیجہ نہیں دنیا کو بنایا اور دوزخ اور بہشت کے ڈبے میں ہمیشہ کے لئے ٹھونس دیا۔ مسٹر پورٹر نے معافی مانگ کر عرض کیا کہ گو میں ایسے الفاظ خدائے برحق کی شان میں نکالنا ہرگز پسند نہیں کرتا ہوں۔ پر چونکہ پنڈت جی نے عیسائیوں کے دوزخ اور بہشت اور خدا پر حملہ کیا ہے۔ اس لئے جواب مناسب جانتا ہوں لوگ انصاف کیجئے مداری کا کام ہے کہ ایک ڈبے میں سے گولی نکالکر دوسرے ڈبے میں دکھا دیتا ہے اور دوسرے سے نکالکر تیسرے ڈبے میں دکھا دیتا ہے۔ اب سچ بتائیے کیا آریہ سماج کا پرمیشور ٹھیک ایسا ہی نہیں کرتا ہے کہ انسان کی روح کو جو گولی کی مثال ہے کہیں گھوڑے کے ڈبے میں اور کہیں گدھے کے ڈبے میں دکھا دیتا ہے۔ اور پھر گدھے اور گھوڑے میں سے نکالکر انسانی ڈبے میں دکھلا دیتا ہے۔ اب کس کی طرف آپ مداری تسلیم کریں گے۔ پنڈت جی کے ایسے الفاظوں سے جو خدا کی شان میں اُنہوں نے نکالے تھے بعض مسلمان بھائی جو حال میں تشریف رکھتے تھے ناراض ہونے لگے چنانچہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر کہدیا کہ اگر خدا کی شان میں ایسے لفظ پنڈت جی کہو گے تو اچھا نہ ہوگا۔ مسٹر پورٹر کے چوتھے سوال کے جواب میں مہاشے جی نے فرمایا کہ حیوانات اور نباتات وغیرہ انسان کے ساتھ ہی ساتھ پیدا ہوئے ہیں مسٹر پورٹر نے فرمایا کہ اگر آواگون مانو تو خدا کا انصاف اس میں قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ گھوڑے کرم ہوئے بغیر نیچ جونی ابتدا میں خدا کیسے پیدا کر دیتا پہلے سو دو سو برس انسان بُرے کرم کرتا تب بھوگ جونی کا ہونا ممکن ہوتا۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ بقول انجیل شریف کہ کمہار کو مٹی پر پورا اختیار ہے۔ کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک عزت کا برتن اور دوسرا بے عزتی کا برتن بناوے پس اونچ اور نیچ جونی کہنے سے آواگون ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ مہاشے جمنا داس جی کے سوال کے جواب میں کہ کوئی اندھا کوئی لنگڑا کوئی سکھی کوئی دکھی اور کوئی غریب کیوں ہوتے ہیں مسٹر پورٹر نے فرمایا کہ یہ اونچ نیچ بے جان اور جاندار سب میں پائی جاتی ہے۔ اول تو انسان چرند پرند اور نباتات وغیرہ مختلف قسم کے خدا نے کیوں پیدا کر دیئے۔ اگر اندھا لنگڑا پیدا ہونا عقل کے خلاف ہے تو کسی کو انسان کسی کو حیوان اور کیڑے مکوڑے بنانا بھی انصاف کے خلاف ہے پھر پتھر نے کیا کرم کئے ہیں کہ ایک پتھر میرے اور آپ کے پاخانے میں لگایا جاتا ہے جس پر ہمیشہ نجاست گرا کرتی ہے۔ اور دوسرا ہیرا پتھر ہے جو بادشاہوں کے تاج میں جھومتا ہے۔ اور بڑی قدر کی جاتی ہے۔ ایک گلاب کے پھول کا درخت ہے جس کو ہر انسان پسند کرتا ہے۔ اور دوسرا جھاڑی کا درخت ہے جس کے نزدیک جانا بھی انسان پسند نہیں کرتا ایک پھلدار درخت ہے دوسرا بے پھل۔ کیا پرند اور چرند نہیں لنگڑے کانے اندھے دکھی اور سکھی نہیں ہوتے ہیں۔ اور اونچ نیچ نہیں پائے جاتے ہیں۔ اگر انسان میں ایسا ہو تو آپ کیوں تعجب کرتے ہیں۔ اگر فرض کریئے خدا سب کو راجہ ہی بنا دیتا اور رعایا نہ ہوتی تو وہ راج کن پر کرتے اور اگر ادنے اور اعلے یا اونچ نیچ نہ ہوتے تو دنیا کا کاروبار کیونکر چلتا۔ اگر موچی نہ ہوتے تو جوتی کون بناتا۔ حجام نہ ہوتے تو حجامت کون کرتا کمہار اور بہشتی نہ ہوتے تو پانی کون بھرتا۔ دھوبی نہ ہوتے تو کپڑے کون دھوتا اگر رسویا یا باورچی نہ ہوتے تو کھانا کون پکاتا مہتر نہ ہوتے تو میلا کون اُٹھاتا پس اونچ نیچ سے خدا کی قدرت اور جلال ظاہر ہوتا ہے۔ نہ کہ یہ کہ گناہوں کا نتیجہ ہے۔ اور اکثر حالتوں میں والدین کی بے احتیاطی اور عارضہ وغیرہ سے اولاد کی صحت اور عضو میں اکثر اوقات فتور پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ علم طب سے بخوبی ظاہر ہے مہاشے جمنا داس نے ایک یہ بھی سوال بڑے زور شور سے کیا تھا کہ آپ دوزخ

اور بہشت محدود اور مرکب ہیں۔ کیونکہ وہاں درخت اور چاردیواری بھی ہے۔ اور مکانات بنے ہوئے ہیں سونا اور پتھر اور جواہر دروازے اور شہر یروشلم ہے۔ غرض مکاشفات باب ۲۱ پر اعتراض کیا۔ مسٹر پورٹر نے بڑی خوبی کے ساتھ تفسیر کرکے اور ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دے کر ثابت کردیا کہ یہ سب استعارے ہیں۔ اور یہ شہر نیا یروشلم بطور مثال کے آیا ہے۔ جس طرح سے پرانا شہر یروشلم کلیسیا کی خاص علامت ٹھہرا اُسی طرح سے آسمان پر روحانی کلیسیا کا جلال اور سعادتمندی جتانے کے لئے ایک علامتی یروشلم کا ذکر آتا ہے۔ سونے اور جواہر اور بیش قیمت پتھر وغیرہ کی مثال سے صرف روحانی صفتیں اور فضیلتیں اور برکتیں نمود کی جاتی ہیں دیکھو آیت گیارہ میں خدا کے جلال اور اس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنے اُس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہے۔ اب بھی آپ یشب کو معدنی پتھر ہی کہیں گے۔ یہ ستیارتھ پرکاش جیسی کتاب نہیں ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اس کو غور سے پڑھ کر سمجھئے پھر چاردیواری محض پناہ کی علامت ہے۔ وہاں اینٹ گارے اور چونے کی دیواریں اور مکانات نہیں ہے۔ اور نہ روحانی اور جلالی جسم کے واسطے ایسے مادی اشیا کی وہاں ضرورت ہے۔ اور بہشت محدود نہیں ہے۔ جیسا آپ کا خیال ہے سوامی دیانند جی کا خیال تھا عیسائی خدا کی نزدیکی قربت اور حضوری کو بہشت مانتے ہیں۔ اور چونکہ خدا لامحدود ہے۔ اس لئے لامحدود فاصلہ میں اُس کی حضوری ہے اور بہشتی لوگ لامحدود حضوری میں موجود رہیں گے۔ پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ بہشت میں جگہ نہ رہیگی۔ اگر خدا کی لامحدود حضوری کو جگہ ہے تو بہشت کے لوگوں کو بھی جگہ ہے۔ یہ اندیشہ تو آپ کے یہاں شاید ممکن ہے کہ پرلئے کے وقت جب سب پرمیشور میں سما جاویں گے۔ اگر زیادہ سما جاویں تو شاید کچھ گڑبڑی ہو جانے کا امکان ہے۔ یا ممکن ہے کہ کچھ لوگ باہر بھی رہ جائیں ہیں تو اسی حیرت میں ہوں کہ پنڈت جی نے پرمیشور کا وجود کیا مان رکھا ہے۔ جس میں سمانے کی اُمید کرتے ہیں سمایا اسی میں کرتے ہیں جو خالی یا کھوکھلا ہو۔ جیسے صندوق یا مکان وغیرہ پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۲ میں لکھا ہے کہ مکش میں گویا محض ارادی جسم ہوتا ہے تو محض ارادی دیوار یا شہر وغیرہ ماننے میں آپ کیوں جھجکتے ہیں۔ غرض کہ ہر مباحثہ میں مسٹر پورٹر نے وہ جواب دیئے اور ایسے بے ڈھب سوال پنڈت جی پر اٹھائے ہوئے ہیں کہ مہاشے جمناداس جی کو اب اپنا پنڈ چھڑوانا مشکل پڑ گیا ہے۔ واضح ہو دے کہ دوسرے مباحثہ کے ختم ہونے پر مولوی احمد مسیح صاحب نے حال میں فرمایا کہ شاید مہاشے رامچندر جی مسٹر پورٹر سے آنے والے ہفتہ میں اسی مضمون پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔ جس کا جواب مہاشے رامچندر نے دیا کہ جی ہاں میں تیار ہوں۔ مسٹر پورٹر نے فرمایا کہ آپ شوق سے میرے مقابلہ میں تشریف لائیے۔ لیکن جو مہاشے اب میرے مقابلہ میں موجود ہیں وہ اپنی زبان مبارک سے فرماویں کہ میرے بس کا یہ روگ نہیں ہے۔ لیکن مہاشے جمناداس جی اس پر راضی نہ ہوئے۔ اب آپ مہربانی سے اخبار مسافر آگرہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء کا پرچہ پڑھ کر دیکھئے جس میں لکھا ہے کہ مہاشے جمناداس جی نے نہایت معقولیت سے جواب دیئے۔ اور مسٹر پورٹر مہاشے جی کی باتوں کی تردید کرنے سے قطعی معذور ہے۔ اب اُس کو سفید جھوٹ نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔

الراقم:-

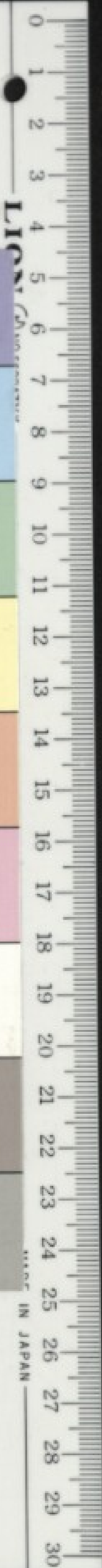
مولوی محمد یوسف۔ کلاں محل۔ دہلی۔

توسیع نور افشاں

پر

چند تائیدی خیالات

عزیز ناظرین کئی ہفتے سے نور افشاں میں ہمارے بزرگ پنڈت کدارناتھ نے ایک نہایت اہم اور پر لطف خیالات کا ذکر چھیڑا تھا۔ جس پر ہمارے بزرگ صاحب ذکاوت ور سا مسٹر رسا نے بخوبی زوردار الفاظ میں تائید کی۔ اور پھر حضرت شوکت نے جو کہ جبلی شان سے بڑی آن بان میں رہتے اور نئی شان و شوکت اور حشمت سے اپنے استاد مسٹر رسا کی تائید کرتے ہیں واقعی آپ کا کہنا بجا ہے۔ کہ اگر نور افشاں کے چند کالم بڑھ جائیں اور اُس میں معرفت الٰہی اور عشق حقیقی کی غزلیں اور قصیدے درج ہوں تو نور افشاں معرفت فشاں ہو جائے اور اس کا مدعا بھی بر آئے ایک نے یہ تائید کی تھی کہ ہمارے تیز طبع مسٹر رسا کے پاس غزلیں بھیجی جاویں اور وہاں سے تصحیح ہو کر نور افشاں میں شائع ہو جایا کریں۔ اگر مسٹر رسا



نودیانہ جیسے غریب خانہ میں ہوتے تو اور بھی بہتر ہوتا۔ پر یہ بھی ٹھیک ہے اُن کا ہونا بھی کسی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس میں تو کلام نہیں کہ ہمارے جلیل القدر اور صاحب لیاقت ایڈیٹر صاحب اپنے کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ اور وہ اس منصب اعلےٰ پر زیب بھی دیتے ہیں۔ پر ذرا نظم کے میدان میں اُن کو اس قدر دسترس نہیں ہے وہ خود معترف ہیں سو ہاں کوئی ایسی تجویز ہونی چاہئے۔ کہ نظموں کی اصلاح ہو کر نور افشاں میں چھپا کرے۔ اگر میں چند ایک مسیحی شاعر باوقار ذی الاقتدار صاحبان قلم مالکان نظم کا نام لے دوں تو فایدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ اپنی ڈیوٹی اور فرض سمجھیں گے۔ کہ نور افشاں کی خدمت ہم نے تن من دھن سے کرنی ہے لیجئے ناظرین!

(۱) مسٹر تائب حال مقیم بٹالہ ساکن نودیانہ آپ کا کلام بڑے اعلےٰ پایہ کا ہوتا ہے۔ اور بہت عرصہ سے اس کام کو سر انجام دے رہے ہیں۔ افسوس ہے ہم ایسے ایسے شاعروں کی کچھ قدر نہیں کرتے۔

(۲) مسٹر واعظ۔ حال مقیم کلارک آباد و نور افشاں کے پرانے حامی بڑے نکتہ سنج طلسم تحریر اور جادو نگار ہیں کہ کبھی تو طوفان ۔۔۔۔۔ اپنی وہ اعنت کا لے آتے ہیں۔ اور کبھی مذاق اور ظرافت کے پل باندھ دیتے ہیں۔ کہ رنجیدہ خاطر اور تپیدہ دل بھی آرام تحریری رستے پر ہنستا ہنستا گذر جاتا ہے۔ آپ کی راحت دل ہمسا[illegible] کا ثبوت ہے [illegible]

بندھی ہوئی ہے۔ اور طبیعت ماشاءاللہ خوب رسا پائی ہے۔ جس کی کبھی تو فلک تک رسائی ہے۔ اور کبھی گاؤزمین تک سمائی ہے۔ آپ شاعری کے میدان میں اچھی دسترس رکھتے ہیں۔

(۳) ہمارے دیرینہ بزرگ پنڈت ۔۔۔ کہ ازنا بخت صاحب جنت۔ یہ تو اگلے سفیر کے وقت کے شاعروں میں سے ایک آدھے بچے نظر آتے ہیں اُن کی نسبت بندہ کا کیا لکھنا ہو سکتا ہے۔ آپ کا کلام صوفیانہ اور بامحاورہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ذوق اور غالب کی نظیر قایم کر جاتے ہیں۔ اور نظیریں بھی وہ جن کے ڈھونڈنے سے پتہ نہ لگے۔ نازک خیالی اور بلاغت کی کنجی آپ ہی کے ہاتھ ہے۔ خدا کرے آپ نور افشاں پر کبھی کبھی اپنی دُرفشانی سے احسان ہی کرتے رہیں آپ اب شاید کمزوری اور ضعیفی کے سبب بہت کم نور افشاں میں لکھتے ہیں۔ خیر جس طرح ہو آپ کی خدمت ہمیں منظور ہے۔ آپ جیسے بزرگوں کا یاد کرنا ہمارے لئے خیر مقدم معلوم ہوتا ہے۔

(۵) میرے مشفق شفیق جی سی شوکت حال مقیم میرٹھ آپ کبھی کبھی نور افشاں میں پہلے اپنی دُرفشانی سے بالاشان کر دیا کرتے تھے۔ اب نامعلوم کیوں برسوں سے چپ چاپ خاموش بیٹھے ہیں۔ میرے عزیز اگر خفگی ایک دوسے ہوئی تو ہوئی نہ کہ زمانے سے۔ آپ کی قدر اگر آپ سے آپ زمانہ کو نہیں معلوم ہوتی تو نہ ہوا کرے نیک کام کا بدلا [illegible]

نہ تو مسیحی حلقہ شاکر بلکہ زمانہ کے ذریعے جس ماہواری رسالہ کے آپ اڈیٹر رہے ہیں سارا زمانہ شاکر ہے۔ عرصہ ہوا کہ آپ نور افشاں میں چھپایا کرتے تھے اور سینکڑوں کو اپنے کلام سے لوٹایا کرتے تھے۔ آپ تحفہ سرحد تھے جو کہ ایک اخبار بنوں سے نکلتا تھا اڈیٹر تھے۔ پھر دیر تک زمانہ کے اڈیٹر رہے۔ جہاں آپ نے بڑی ناموری اور شہرت حاصل کی ہے۔ پھر مخزن مسیحی کے کچھ عرصہ اڈیٹر رہے۔ اب آپ نے سب باتوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اور اپنا ایک رسالہ "العصر" لکھنؤ سے نکالا ہے۔ اور ساتھ ایک اور اخبار کی اڈیٹری کرتے ہیں جس میں آپ کو خاصی اور معقول آمدنی ہوتی ہے۔ آدمی کیا ہیں ایک بلا کے پرکالے۔ قلم کے دھنی تحریر کے پرزور۔ نثر کے مالک اور نظم پر حاوی ہیں۔

(۷) سخیدا جو کہ جہلم میں مقیم ہیں۔ آپ کا کلام تازہ اور موجودہ طرز زمانہ ہے۔ آپ بہت ہی احسان ناظرین پر کر رہے ہیں۔ واقعی آپ کے کلام میں کوئی کلام نہیں ہے۔

(۸) مسٹر ثمر چوہدری۔ خوب نظم کی عنان کو پکڑے ہوئے۔ اور امید ہے جلدی آپ اپنے کے جلال کا جلوہ ظاہر کرینگے۔ کیونکہ معرفت الہی کی آپ کی غزلیات خوب دل کو چھیتی چلی جاتی ہیں۔

(۹) اب ہمارے نئے جہلم کے شوکت۔ آپ اچھے [illegible] لگے ہیں اور [illegible]

نور افشاں میں معرفت آلہی پر غزلیات اور قصیدے ہمارے مہربان صاحبان قلم بھجوایا کریں۔ اور پھر نور افشاں کے ورقوں میں اگر قدرے اضافہ ہو اور بجائے ۴ کے ۸ نور افشاں کے ہو جائیں تو کوئی پبلک پر بار نہ ہوگا۔ یاد رہے پنجاب میں کل کے بچے اخبار ہزاروں تک کے شمار میں ہو گئے ہیں اور نور افشاں جو کہ قریباً پچاس برس کا بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور اس کی تعداد ابھی تک خاطر خواہ مقابلتاً اور اخباروں کے نہیں۔

عزیز ناظرین اس کا سہارا اور دھارس آپ ہی ہیں۔ اس اہم کام کا اپنے ہاتھ میں لو اور سرکار کی خدمتگذاری اور نمک حلالی نور افشاں کے ذریعہ ظاہر کرو اور پاک کلام کا جلوہ اور مکاشفہ بھی لوگوں پر ہو۔ کسی کے دل کو توڑنا اور دکھانا ہمارا فرض نہ ہو۔ بلکہ ہمدردی اور بردباری کو کام میں لا کر عام لوگوں کی بہتری اور بہبودی کا باعث ہو۔ کیونکہ اڈیٹر کا کام موجودہ نازک زمانے میں بڑے پھونک پھونک کر قدم دھرنا ہے۔ اور مار گزیدہ از ریسمان میں ترسد کا مقولہ بھی ساتھ ہی ہے۔ خیر یہ چند سطور ہدیہ ناظرین کر دی ہیں۔ اور توسیع نور افشاں کا فیصلہ اڈیٹر اور ناظرین پر چھوڑ دیا ہے۔ اور ساتھ ہی چندہ کی ادائی کا تصفیہ بھی آپ صاحبان پر ملتوی رکھا ہے۔ بندہ کی تو رات دن دعا ہے کہ نور افشاں کی دن دونی اور رات چوگنی مالی اور روحانی۔ دینی اور دنیوی ترقی ہو تا کہ اس کا خاص مدعا اور سرکار کی نمک حلالی اس کے ذریعے نمایاں ہوتی رہے۔

فقط خادم الشعرا این پی پروانہ۔ از لودیانہ

ہمارے شہنشاہ معظم جارج پنجم قیصر ہند

خدا آپ کو سلامت باکرامت رکھے۔

ایک ایسے مہربان غریب پرور اور فیاض طبع شہنشاہ ہیں۔ جن کی نظیر تمام عالم میں نہیں ملتی ہے۔ حلیم الطبعی اور متحمل مزاجی جس قدر باری تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔ کسی کو نہ عطا کی ہوگی۔ دور اندیشی اور عقل و ذہانت کے لحاظ سے آپ کو اگر سلیمان ثانی کہیں تو بجا ہے اور اگر آپ کی سلطنت حشمت حکومت اور شاہی مرتبہ کے لحاظ سے آپ کو شہنشاہ عالم کہیں تو آپ کو زیب دیتا ہے۔ اور اگر آپ کی فیاض طبعی کی طرف سے تشبیہ دی جاوے تو زمانے کے حاتم ہیں۔ چنانچہ جو فیض ہر اہل ملک کو اور آپ کے زیر تحت رعایا کو آپ سے حاصل ہوئے ہیں۔ وہ حاتم طائی کی سخاوتوں سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آپ ہمہ تن اور ہر دم بہتری و بہبودی رعایا کے طالب ہیں۔ آپ دل سے اپنی رعایا کے ہمدرد اور ان کو چاہنے والے ہیں۔ اپنے آبائی حکومت و سلطنت کو فروغ دینے والے اور آبائی سلطنت کو ٹھوکر اور قائم رکھنے والے۔ آپ کی منصف مزاجی سے ہر زیر تحت حکومت خوشحال ہے۔ اہل ہند دل سے آپ کی مہربانیوں اور شفقتوں کے شکر گزار ہیں۔ جو فیض آپ سے ہند کو حاصل ہوئے ہیں۔ وہ نہ کسی شاہ سے حاصل ہوئے ہیں وہ نہ کسی شاہ سے حاصل ہوئے ہیں اور نہ ہونگے۔ آپ نے جا بجا گلشن علم لگوائے اور عام اجازت دے دی کہ جس کا جی چاہے باغ میں سیر کرے اور رنگا رنگ علم کے پھولوں کو دیکھے۔ اور ان سے دماغ معطر کرے چنانچہ جس جس فرد نے سیر گلشن کی وہ اگر نشہ جہالت میں مدہوش تھا تو فوراً گل علم کو سونگھتے ہی اس کا ایسا دماغ معطر ہو گیا۔ کہ فوراً ہوش میں آگیا اور عاقل اور دانا بن گیا اور اگر دنیا و دین سے ناواقف نابینے رہ سکتے رنگ اس گلشن میں چلے گئے تو فوراً گلشن میں جاتے ہی آنکھوں میں بصارت اور روشنی آگئی۔ اب ہر شے سے شناسا نیک و بد کی تمیز کرنے والے بن گئے۔ اگر کسی نہ کسی طرز سے مردہ عقل کی اس گلشن تک رسائی ہوئی تو فوراً زندہ ہو گئے۔ عقل والے اور دانا بن گئے۔ لیکن جو عاقل اور دانا تھے انہوں نے سیر گلشن علم سے اس قدر لطف اٹھایا کہ وہ اب عالم اور فاضل گنے گئے یہ ہند جہاں گنتی کے خواندہ اشخاص نظر آتے تھے اب خزائن علوم بن گیا۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص بے شمار ہو گئے۔ ہند کا اس قدر علم میں ترقی کر جانا شاہ سلامت کی طبع مہربانہ کا نتیجہ ہے۔

اہل ہند کو آپ نے شائستگی کے عمدہ خوشنما شوخ رنگ کے لباس سے مزین کیا ہے۔ چنانچہ اب ہند بھی شائستہ ملکوں میں سے ایک بن گیا ہے۔ آپ نے تجارت و حرفت کو جس قدر ترقی دی ہے۔ وہ بھی قابل ذکر ہے۔ ولایت کی ایک ایک شے آج ہند میں جگہ بجگہ مل سکتی ہے۔ جو بمشکل میسر ہو سکتی تھی۔ اب حسب مطلوب ہو مہیا ہو سکتی ہے۔ صنعت و حرفت کی ترقی کے

لئے آپ نے سکول جاری کروا دیئے۔ تاکہ ہند کا صنعتی وحرفتی بازو بھی کمزور نہ رہے۔ یہ سب آپ کے ترقی رعایا کو مدنظر رکھنے کے آثار ہیں۔ شاہان سابق جو ہند میں سلطنت کر چکے ہیں اُن کے عہد میں اہل ہند مذہب کی قید میں مبتلا رہتے تھے۔ نیز ہر طرح کی بندش کے لئے آزاد طبعی سے روکنے کے لئے ہند کو ایک سخت بھاری اور ضرب پہونچانے والا لباس پہنا دیئے تھے تاکہ ذرا بھی اِدھر اُدھر نہ ہل سکے۔ لیکن آپ نے ہند کو قید مذہب سے رہا کر دیا اور اب وہ ہلکا پھلکا بوقلموں لباس عطا کیا ہے کہ جدہر چاہے سیر کرے۔ اب آپ کے عہد میں وہ آزاد زمانہ ہے۔ جس کا جو چاہے مذہب وملت اختیار کرے۔ نہ کسی قسم کی بندش ہے نہ کسی قسم کی مزاحمت۔ ہے۔ آگے ہند کو آئے دن کی دشمنیوں اور قزاقوں کی لوٹ کھسوٹ ایذاؤں تکلیفوں نے زرد رُو و نیم مردہ بنا دیا تھا۔ لیکن اب آپ کے سایہ عاطفت میں نہ دشمن کا خوف وخطر نہ ظالم کا کھٹکا ڈر ہے۔ اب وہ زرد رُو نیم مردہ ہند آپ کی مہربانیوں سے پھر خوشحال اور بشاش نظر آنے لگا ہے۔ اب آپ کے زیر حفاظت وہ ہند کو چین آرام اور راحت حاصل ہے جو ہند کو کبھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ عدل وانصاف کی رو سے نوشیرواں کا زمانہ ہے۔ ہم اہل ہند آپ کی عنایات کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ اور ہمیں بڑا فخر ہے کہ حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم فرشتہ طبع عادل۔ رعایا پرور اور مہربان ہمارے شہنشاہ ہیں۔ اور ہم آپ کی رعایا ہیں۔ ہم باری تعالےٰ کے بڑے شکر گزار ہیں جس نے ہند کو ایسا مہربان شہنشاہ معظم جارج پنجم عطا کیا ہوا ہے۔ ہر گھڑی باری تعالےٰ سے آپ کے لئے ملتجی ہیں۔ کہ خداوند آپ کو سدا شاد وآباد رکھے اور آپ کی سلطنت کا زمانہ قائم رہے۔ ہند ہمیشہ آپ کے سایۂ عاطفت کے نیچے وقت گذارے اور آپ کا اقبال روزافزوں ہووے۔

سدا شاد رہے تو اے شہنشاہ دل شاد
رہے ہند ہمیشہ زیر سایہ تیرے آباد

راقم۔ یوسف عزیز
کلارک آباد

اشتہار

شعر وسخن

غزل

راہ نجات تو نے بتائی یسوع مسیح
جنت کی سیر تو نے دکھائی یسوع مسیح
بحر فنا میں ڈوبنے والا ہی تھا مگر
جاں تم نے میری آکے بچائی یسوع مسیح
سر پہ صلیب جب سے اُٹھائی یسوع مسیح
آفت نہ ہم پہ پھر کوئی آئی یسوع مسیح
طاقت نہیں میری کہ ادنیٰ بھی ہو بیاں
مشکل ہے تیری مدح سرائی یسوع مسیح
تیرے سوائے دوسرا کوئی نہیں خدا۔
کرتی ہے تجھ کو سجدہ خدائی یسوع مسیح
دل میں ہو جاگزیں وہ تیرا خلق عیسوی
سمجھے ہر اک کو دوسرا بھائی یسوع مسیح
دن رات ہے یہ دل سے غمؔ کی دعا فقط
ہووے نہ اُس کی تجھ سے جدائی یسوع مسیح

دیگر

یاں آؤ ہم تمہارا دکھاتے ہیں جھوٹ سچ
واعظ ہیں آپ اور بتلاتے ہیں جھوٹ سچ۔
وہ کان ہی نہیں ہیں کہ سنیں دل کی باتیں
کیوں باتیں مجھ سے آپ بناتے ہیں جھوٹ سچ

ہے کونسی کتاب میں بتلاؤ آپ کیوں
دن اُٹھ گئے یہ قصے سناتے ہیں جھوٹ سچ
وہ اور ہیں نہ آؤں گا کہتے ہیں آپ کے
کہہ کہکے مجھ کو آپ اُڑاتے ہیں جھوٹ سچ
اللہ رے زباں کی ہیں تمہارے یہ تیزیاں
سچ جھوٹ آپ اور دکھاتے ہیں جھوٹ سچ
باتیں پتے کی حضرت واعظ بیاں تو ہوں
گپ اس کا نام ہے جو اُڑاتے ہیں جھوٹ سچ
آئینگے ہم ثمر نہ کبھی ایسی چال میں۔
بے پر کی کس لئے یہ اڑاتے ہیں جھوٹ سچ

راقم:۔
آر حاکم رائے ثمر
جیپور سٹی
(راجپوتانہ)

چیلنج

ہوشیار اس خبار کا حوالہ دیں — جلدی کریں ورنہ پچھتانا پڑیگا

[illegible]

ریلوے ریگولیٹر واچ	چاندی کی رسٹ واچ
[illegible]	[illegible]

پوُن سنگھ اینڈ برادرز جنرل مرچنٹس ہاروڈیانہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹورسے
معرفت ڈاکٹر اے۔ ایم ویری صاحب بذریعہ
وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور	رومن معہ راگ	۸
"	اردو چمڑے والا	۸
"	اُردو	۴
"	اُردو کپڑے کی جلد	۶

ضرورت

مشن گرلز سکول راولپنڈی کے لئے
دو استانیوں کی ضرورت ہے جن میں سے
ایک بطور ہیڈ مسٹرس ہوگی جو کہ ایف
اے یا جے۔ اے وی ہو۔
ذیل کے پتے پر خط وکتابت کریں۔
مس جے۔ ایل وائٹ
امریکن مشن راولپنڈی

ضرورت

وکٹوریہ سکول کے واسطے ایک تجربہ کار ایس
وی سند یافتہ ہیڈ ٹیچر کی ضرورت ہے ۔جو
کسی قدر انگریزی سے بھی واقف ہو۔ اور چرچ
آف انگلینڈ کی ممبر بھی ہو تنخواہ کا فیصلہ بمطابق
[illegible]
[illegible]
[illegible] وکٹوریہ سکول [illegible]

۵۲ء

اس برسات کے

موسم میں جاڑہ دے کر بخار باری سے ہوگا
یہ ملیریا کی پہلی حالت ہے اچھی طرح اگر علاج نہ
کیا جاوے تو خون کو پانی کر دیتا ہے۔ تلی بڑھ
جاتی ہے۔ اور جسم لاغر ہوجاتا ہے۔ اس شکایت
کو دور کرنے میں
ڈاکٹر ایس کے برمن کا

فصلی بخار و تلی کی دوا

ایک ہی دوا سے تین چار خوراک کے استعمال
سے بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ تلی گل جاتی ہے
اور جلد آرام ہوجاتا ہے۔
قیمت بڑی شیشی ۱۴ر محصول ۶ر
" خورد " ۸ر " ۵ر
او دوات ہر جگہ دوکانداروں سے مل سکتی ہیں
ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہم کو ایک کاپی آنڈین انٹی کوری کی
ضرورت ہے جو کہ ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی
اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت
مسٹر تصنیف پادری جے ڈی بیٹ صاحب
کی تھی اگر کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر
دیویں کہ کس شرط پر ہم کو دے سکتے ہے۔
المشتہر ڈاکٹر اے ایم ویری صاحب
لودیانہ



نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آبٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ - یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ - عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچّونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۳/ و ۶/ و ۸/ +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ینگس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲/ +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنیڈکلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴/ - ۸/ اور ۱۲/ یہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اِسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴/ - ۸/ - ۱۲/ رومن ۸/ - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے - یہہ کتاب خاص کر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیے - ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۲/ +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۱۳/ - فارسی اُردو ۱۲/ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اِسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِسلیئے ہر ایک خاندان میں اِسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازمونکو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۱۳/ - یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے سعید غلام حید رخان منشی پروفیسر اور مس اے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے بیندر پرتاب گڑہ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی ہے

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں - (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے - (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں - (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت - قیمت ۴/ +

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. عہ/ ۱ا
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. ۸ ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .. .. ۸ ر
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. ۵ ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سمر	صہ	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ ۱۲
نصف کالم	ہلے	للعہ ۱۲	۲۵عہ
پورا کالم	للعہ ۱۲	۲۵عہ	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	۶۰عہ	ا م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہیئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی وقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے وقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے لبسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا۔ کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱۵عہ تک

قیمت کروکونول لعہ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیو کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ سے ۱۲ تک ہوگا نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا یوپی سے طلب کرسکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پرسبٹیرین بیواؤں و یتیمونکے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیواؤں و یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنش ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک پہنچ جائے اسمیں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے + خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں +

بخدمت مینیجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ ایرمال لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ ر چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

باغ دل کے پچھلے نمبر ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشان کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ٹائلی برونز چھپا +